البصيرة

Al-basirah

2

پاکستانی فوج

کی بدعنوانیوں کی چند جھلکیاں







پاکستانی فوج کی بدعنوانیوں کی چند جھلکیاں

۱۔ایئر چیف مارشل عباس خٹک نے ۴۰ پرانے معراج طیارے خریدنے پر ۱۸۰ ملین روپے کک بیک کے طور پر وصول کیے۔

۲۔ایئر چیف مارشل فاروق فیروز خان نے ۲۷۱ ملین ڈالر مالیت کے چالیس ایف۔۷ جہازوں پر پانچ فی صد کمیشن وصول کی۔

۳۔۱۹۹۶ء میں بری فوج نے ۱۰۴۷، GS-90 جیپیں خریدیں جن کی قیمت فی کس ۲۰۸۸۹ ڈالر تھی۔حالانکہ اس وقت ایک جیپ کی بازار میں قیمتت صرف ۱۳۰۰۰ ڈالر تھی۔احتساب بیورو(جواس وقت کی نیشنل اکاونٹبلیٹی بیورو[نیب]تھی) کے مطابق بری فوج کے چند اعلیٰ عہدے داروں نے اس ڈیل میں ۵۱۰ ملین ڈالر حاصل کیے۔

۴۔ضلع بہاولپور اور رحیم یارخان میں ایک سو گیارہ فوجیوں کے درمیان چار سو پلاٹ تقسیم کیے گئے، جن کی قیمت ۵۰ روپے فی کنال ادا کی گئی حالانکہ ان کی اصل قیمت پندرہ سے بیس ہزار تک کی تھی۔اس کے علاوہ ۳۵۰۰۰ کنال زمین ان کے درمیان انعام کے طور پر مفت تقسیم کی گئی۔

۵۔چھ افراد کو پنجاب میں ۴۰۰ کنال زمین دی گئی جب کہ نیب کے سابق چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل محمد امجد کے نام لاہور میں سرور روڈ پر صرف آٹھ لاکھ روپے میں ایک پلاٹ دیا گیا جس کی اقساط بیس سال کے عرصے میں دی جانی تھیں۔اس وقت مارکیٹ میں اس پلاٹ کی قیمت ۲ کروڑ روپے تھی۔جنرل مشرف نے بھی DHA لاہور میں ایک کمرشل پلاٹ جس کی مالیت ۲ کروڑ روپے تھی صرف ایک لاکھ میں حاصل کیا جو ۲۰ سال کے عرصے میں ادا کیے جا سکتے تھے۔ڈائریکٹر جنرل ڈیفنس سروسز کی رپورٹ کے مطابق ایسی بندربانٹ کے سبب ۵۔ارب روپے کا نقصان ہوا۔

۶۔بری فوج نے فی کس چالیس ہزار ڈالر کی قیمت پر ۱۰۰۰ ہینو ٹرکوں کا معاہدہ کیا جب کہ مقامی گندھارا انڈسٹری کے یہی ٹرک فی کس ۲۵۰۰۰ کی قیمت پر دے رہی تھی۔۱۹۹۵ء میں ۳۰۰۰ لینڈ روور جیپوں کی خریداری میں آرمی افسروں نے ۲۔ ارب رشوت کے طور پر وصول کیے۔

۷۔واپڈا کی آرمی انتظامیہ نے تین سالوں میں (۱۹۹۹-۲۰۰۲)تیرہ مرتبہ پاور ٹیرف بڑھایا ،اس کے علاوہ فی کس ۱۰۵۰ روپے کے بجلی کے میٹر خریدے جب کہ اوپن مارکیٹ میں ان کی قیمت ۴۵۶ روپے تھی ،اس کی وجہ سے خزانے کو ۶۵ ا رب روپے کا نقصان اٹھانا پڑا۔

۸۔۱۹۹۶ء میں پاکستانی بحریہ نے بغیر کسی وجہ کے اسلام آباد گالف کلب میں ایئر کنڈیشن نصب کیے جن پر ۱۳ ملین روپے خرچ کیے گئے۔

حاضر سروس اور سابق فوجیوں کے بڑے بڑے گھپلوں میں سے چند یہ ہیں:

۱۔سابقہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے ایک دلال کرنل محمود کے ذریعے یوکرینین کمپنی سے ۳۰۰ ٹینک خریدنے پر ۲۰ ملین امریکی ڈالر بطور رشوت حاصل کیے۔

۲۔رؤف کلاسرا کے مطابق بہت سے اعلیٰ عسکری عہدے داروں نے اپنے قرضے معاف کرا لیے تھے۔اس خوش قسمت گروہ میں پانچ لیفٹیننٹ جنرل، دو میجر جنرل اور دیگر سینئر عہدے دار شامل ہیں

اور اس کے علاوہ فوج کے زیر انتظام چلنے والے چند ادارے بھی شامل ہیں۔

۳۔فوج کے تحت چلنے والے اداروں کو بھی قومی خزانے میں سے اپنا حصہ ملا جب ایک ملکی مالیاتی ادارے نے آرمی ویلفیئر ٹرسٹ کا 14.۴۹ ملین روپے کا قرضہ معاف کیا، یہ ادارہ اب غیر فعال ہے(اس پر کوئی تعجب بھی نہیں!)۔

۴۔قومی اسمبلی میں موجود قرض معاف کرانے والوں کی فہرست میں سابق لیفٹیننٹ جنرل علی کلی خان اور اس کا باپ لیفٹیننٹ جنرل حبیب اللہ خان شامل ہیں۔فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل کلی خان نے نوے کی دہائی میں جب کہ وہ بری فوج میں خدمات انجام دے رہا تھا الائیڈ بنک آف پاکستان سے دو قرضے معاف کرائے۔پہلا قرضہ۸.۱ ملین روپے کا تھا اور دوسرا قرضہ ۶.۱ ملین روپے کا تھا جو جنانا دی ملوچو ٹیکسٹائل مل کے نام پر لیا گیا تھا، یہ کلی خان کے والد حبیب اللہ خان کی ملکیت تھی اور اس وقت کلی خان اس کا ایک ڈائریکٹر تھا۔جنرل حبیب کے مرنے کے بعد کلی خان اس ٹیکسٹائل کا چیف ایگزیکٹو بن گیا۔

۵۔Rex Been Batteries کے لیفٹیننٹ جنرل (سابق) کے ایم اظہر جو بعد ازاں سیاست میں آ گیا، زرعی ترقیاتی بنک نے اس کا ۱۶ ملین کا قرضہ معاف کیا۔

۶۔لیفٹیننٹ جنرل ایس اے برکی اور لیفٹیننٹ جنرل صفدر بٹ بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جو قومی اداروں کی سخاوت سے مستفید ہوئے۔اس فہرست میں ایک اور نمایاں نام ایئر مارشل اے رحیم خان کا ہے۔

۷۔ایئر مارشل وقار عظیم نے بھی پاکستانی کویتی سرمایہ دارانہ کمپنی سے پندرہ ملین کا قرضہ معاف کروایا۔لیفٹیننٹ جنرل ایس اے برکی، میجر جنرل زاہد علی اکبر، بریگیڈیئر ایم ایم محمود، بیگم عمر محمود اور سعید احمد نے بھی قرضے معاف کرائے۔

۸۔ علی کلی خان کے بھائی رضا کلی خان نے بھی ریحانہ وولن ملز پر سے 7.۲ ملین روپے کا قرضہ معاف کرایا۔یہ قرضہ مالیاتی ادارے SAPICO نے معاف کیا۔

۹۔ایبٹ آباد کے ایک میجر جنرل ایم ممتاز، لیفٹیننٹ کرنل شوکت اور میجر تاج الدین (1.۲ملین) اور میجر جنرل غازی الدین بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔میجر جنرل جی عمر نے بھی زرعی ترقیاتی بنک سے ساڑھے آٹھ ملین روپے کا قرضہ معاف کرا لیا۔

۱۰۔آئی ایس آئی کے سابق سربراہ لیفٹیننٹ جنرل رضوان اختر پر۳۳، ارب روپے کی کرپشن ثابت ہوئی۔جس بنا پر اُسے مستعفی ہونا پڑا۔

۱۱۔اسی رضوان اختر کے بھائی کے بھائی عمران اختر نے جو کہ پی آئی اے لاجسٹک ڈیپارٹمنٹ کا ڈائریکٹر رہا ہے A310طیاروں کی خریداری میں ۵۰۰ ملین روپے کی خورد برد کی۔

۱۲۔جنرل پرویز کیانی کے بھائی کامران کیانی نے ڈی ایچ اے لاہور کے اراضی کیس میں کھربوں روپے کی کرپشن کی۔

۱۳۔اپریل ۲۰۱۶ء کو سابق کورکمانڈر لاہور لیفٹیننٹ جنرل نوید زمان کی کرپشن کا اندازہ لگانے

کے لیے اتنا کافی ہے کہ موصوف کو ۲ ارب ۸۰ کروڑ روپے جمع کروانے کا پابند کیا گیا۔

۱۴۔این ایل سی میں اربوں روپے کی کرپشن پر لیفٹیننٹ جنرل افضل مظفر اور میجر جنرل خالد ظہیر کو جبری ریٹائر کر دیا گیا۔

۱۵۔اپریل ۲۰۱۶ء میں سابق کور کمانڈر کراچی لیفٹیننٹ جنرل سجاد غنی کو لوٹی گئی دولت میں سے ۳ ارب روپے کی رقم واپس کرنے کی ہدایت کی گئی۔

۱۶۔لیفٹیننٹ جنرل عبیداللہ خٹک اور میجر جنرل اعجاز شاہد، بریگیڈیئر حیدر، بریگیڈیئر اسد، بریگیڈیئر سیف اللہ، بریگیڈیئر عامر، بریگیڈیئر رشید، کرنل حیدر، میجر نجیب کرپشن الزامات میں مجرم ثابت ہونے پر برطرف ہوئے۔

۱۷۔واپڈا اور پاکستان کرکٹ بورڈ کے سابق چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل زاہد علی اکبر نے گذشتہ برس خود پاکستان آ کر پلی بارگین کے تحت کرپشن کا اعتراف کرتے ہوئے ۲۰۰ ملین روپے واپس کر کے کلین چٹ حاصل کر لی۔

۱۸۔بحریہ کا سابق سربراہ ایڈ مرل منصور الحق ہوں جو گرفتاری کے بعد پلی بارگین کے تحت 5.۷ ملین ڈالر نیب میں جمع کرا کے بری ہوا۔

۱۹۔لیفٹیننٹ جنرل صفدر بٹ، میجر جنرل عبداللہ ملک، بریگیڈیئر ایم ایم محمود، کرنل ایم ظفر خان، محمد افضل خان اور بیگم حمیدہ فرحت نے بھی UBL سے فوائد حاصل کیے۔

اس کے علاوہ فہرست میں یہ نام بھی موجود ہیں:

۱۔سابق بریگیڈیئر ایم اے بیگ اور قمر احمد، بی اے صدیقی، زبیر راشد، محمد صادق بیگ، ریاض الرحمن، بیگم میمونہ خاتون، بیگم مہر ریاض اور توفیق احمد نے UBL سے ۹.۱ ملین روپے کا قرضہ معاف کروایا۔

۲۔سابق لیفٹیننٹ جنرل چودھری ایم انیس احمد، کرنل عطا اللہ، شاہد عطا، قمر النساء (2.۶ملین روپے)۔

۳۔سابق کرنل نذر حسین کی عرفان رائس ملز (1.۶ملین روپے)۔

۴۔چکوال کی مہر ٹیکسٹائل مل، کرنل محمد ایوب خان، چودھری نثار علی خان، چودھری اسد علی خان، بیگم سلطانہ زکیہ، محمد نواز، چودھری غلام علی خان، سابق میجر جنرل خادم ایچ راجہ، ایئر مارشل (سابق) اے رحیم خان اور بیگم ستار عظیم خان نے بھی قرضے معاف کرائے۔

۵۔سابق ایئر کمانڈر امان اللہ کی محمد ٹیکسٹائل ملز نے یو بی ایل سے ۹۵ ملین روپے کا قرضہ معاف کرایا۔

۶۔نیشنل فرکٹوس لمیٹڈ کے ایئر وائس مارشل (سابق) عطا الٰہی شاہ نے بھی ۴۳ ملین روپے کا قرضہ معاف کروایا۔

۷۔سرانی کاٹن جیننگ فیکٹری کے مالک کیپٹن(سابق) شہزاز لطیف اور ان کے تجارتی پارٹنر شہناز لطیف اور چودھری محمد اشرف نے بھی قرضے معاف کرائے۔

۸۔ایئر مارشل(سابق) اے راشد شیخ،ایئر وائس مارشل(سابق)ایس معین الرب، گروپ کیپٹن (سابق)محمد اسماعیل خان اور سکائی رومز لمیٹڈ کے راشد سلمان نے 8.۴ ملین روپے کے قرضے معاف کرائے۔

۹۔بریگیڈیئر(سابق) ایس ایم بکر نقوی،میاںاحمد ربانی، پرویز افتخار خان،عبدالعزیز، این ایم خانزادہ اور میجر(سابق) افضل الحق بھی ان لوگوں میں شامل ہیں۔

۱۰۔میجر نسیم اے فاروقی،نعیم اے فاروقی، پرویز فاروقی، منیر احمد خان اور سلیم فاروقی نے2.۱ملین روپے کے قرضے معاف کرائے۔

۱۱۔Aswan Tentage and Canvas کے کرنل (سابق) ایم محمود نے بنک سے ۲۷۶ ملین روپے کا بہت بڑا قرضہ معاف کرا لیا۔ان کے دیگر تجارتی پارٹنر سابق کرنل محمد یعقوب، محمد افضل چغتائی،محمد صدیقی، حاجی غلام صابر اور ادریس احمد بٹ تھے۔

۱۲۔Locus Enterprises کے کیپٹن (سابق) شوکت نے 8.8 ملین روپے کا قرضہ معاف کرایا۔ان کے کاروباری شراکت داروں میں وقارعباس، خالد خان، کرنل(سابق) ایم صادق خان،نبیل حسن، مسعود عباسی اور عبدالرزاق شامل تھے۔

۱۳۔MS Alliance textile mills جہلم کے راجہ افتخار کیانی کا ۱۶ ملین کا قرضہ مسلم کمرشل بینک نے معاف کردیا۔

۱۴۔ایک لیفٹیننٹ کرنل جوکہ Meditex Intl کا مالک تھا اُس نے حبیب بینک سے 322.6 ملین روپے کا قرضہ معاف کرایا۔اس کا کاروباری شریک کرنل بشیر احمد تھا۔

۱۵۔کمانڈر عبداللطیف نے بھی دس ملین کا قرضہ معاف کرایا۔لاہور کے Shangrilla Macropo- le Inn کا بھی 3.4ملین روپے کا قرضہ معاف ہوا۔

۱۶۔بریگیڈیئر محمد اسلم خان اور اس کی کمپنی نے 3.4 ملین روپے کے قرضے معاف کرائے۔

۱۷۔فیروزسنز ٹیکسٹائل ملز میرپور کے مالک کرنل منیر حسین اورمیجر جنرل قاضی نسیم مجید بھی مستفید ہونے والوں میں شامل ہوں۔

۱۷۔Special Iron and Steel Mills کے کرنل سلیم، لیفٹیننٹ جنرل حبیب اللہ خان، بریگیڈیئر ایم جان خنداوالا، راجہ کلی خان، کرنل ایم شریف خان ، بیگم تہمینہ حبیب اللہ، ایم آئی خرم، ایم نذیر خان اور آئی اے خرم بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔

۱۹۔میجرمحمد انور، ایس اعجازعلی شاہ، ایس امجد علی شاہ، ایس غلام قادر، ایس آفتاب علی شاہ، ایس علی گوہر شا ہ اور ایس امین شاہ بھی فہرست میں شامل ہیں۔

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سال ۲۰۱۲ء کی رپورٹ کے مطابق پاکستانی بری فوج نے مالی معاملات

میں ۵۶ارب ۴۵ کروڑ روپے کی مالی بے قاعدگیاں کی گئیں۔

(یہ رپورٹ جرائد،ویب سائٹس اور آرمی کی دستاویزات سے تیار کی گئی ہے)

